سپریم کورٹ رپورٹس (1996) .SUPP 9 ایس سی آر

سی۔ پدما اور دیگران

بنام

حکومت تامل ناڈو کے نائب سیکریٹری اور دیگران

22 نومبر 1996

[کے۔ راماسوامی اور جی۔ بی پٹنائک، جسٹس صاحبان]

حصول اراضی ایکٹ، 1894:

دفعہ 4(1)، 6-صنعت کے قیام کے لئے اراضی کا حصول- کارروائی حتمی ہوگئی- زمیندار کو معاوضہ ادا کیا گیا- بعد میں حکومت کی جانب سے اجارہ دار کی بنیاد پر دوسری ماتحت کمپنی کو حاصل کی گئی اراضی دی گئی- حصول کو اس بنیاد پر چیلنج کیا گیا کہ عوامی مقصد جس کے لیے حصول کیا گیا تھا باہر نکلنا بند ہوگیا۔ معاہدے کی شرائط کے مطابق، زمین کو دوبارہ شروع کرنے کے لئے حکومت کے حوالے کر دیا گیا- پھر زمینیں اصل کمپنی کی ایک اور ذیلی کمپنی کو الاٹ کی گئیں۔ لہذا عوامی مقصد جس کے لئے حصول کیا گیا تھا اسے کسی اور عوامی مقصد کے لئے تبدیل کیا گیا تھا۔

دیوانی اپیلیٹ کا دائرہ اختیار: دیوانی اپیل نمبر 15526 آف 1996۔

29.6.93 کے فیصلے اور حکم سے۔ مدراس عدالت عالیہ نے 1993 کے ڈبلیو۔ اے نمبر 712 میں مقدمہ درج کیا۔

اپیل کنندگان کی طرف سے جی۔ راماسوامی، وی۔ بالاجی اور اے۔ ٹی۔ ایم سمپت۔

جواب دہندگان کی طرف سے رام سبرامنیم، ای۔ آر۔ کمار، پی۔ ایچ۔ پاریکھ اور وی۔ کرشنا مورتی شامل ہیں۔

عدالت کا فیصلہ درج سنایا گیا:

اجازت دے دی گئی۔

ہم نے دونوں فریقوں کے وکلاء کو سنا ہے۔

خصوصی اجازت کے ذریعے یہ اپیل مدراس عدالت عالیہ کی دو نفری بیٹھک کے فیصلے سے پیدا ہوئی ہے، جو 29 جون 1993 کو ڈبلیو اے نمبر 712/93 میں دیا گیا تھا۔

تسلیم شدہ موقف یہ ہے کہ 17 اکتوبر، 1962 کو جی۔ او۔ آر۔ نمبر 1392 انڈسٹریز میں حصول اراضی قانون، 1894 کی دفعہ 4(1) کے تحت شائع ہونے والے نوٹیفکیشن کے مطابق، تامل ناڈو کے چینگل پٹو ضلع کے مادھورام گاؤں سیدا پیٹ تعلقہ میں کل 6 ایکڑ 41 سینٹ زمین ٹی وی ایل ریکھولڈ کیمیکل انڈیا لمیٹڈ کے ذریعہ مصنوعی رسینا کی تیاری کے لئے ایکٹ کے باب 7 کے تحت حاصل کی گئی تھی۔ تحویل کی کارروائی ختم ہو گئی تھی اور 30 اپریل 1964 کو زمین کا قبضہ لیا گیا تھا۔ کمپنی کی جانب سے کیے گئے معاہدے کے مطابق اسے ٹی وی ایل سمپسن اینڈ جنرل فائنانس کمپنی کے حوالے کر دیا گیا جو ریخلڈ کیمیکلز انڈیا لمیٹڈ کا ماتحت ادارہ ہے، ایسا لگتا ہے کہ مذکورہ کمپنی کی درخواست پر ایک ایکڑ میں سے 66 سینٹ زمین 37 سینٹ تھی، جس کے بارے میں درخواست گزاروں کے پاس اصل میں ملکیت تھی۔ 24 مارچ 1971 کو جی او ایم ایس نمبر 816 انڈسٹریز میں ایک اور ماتحت کمپنی کے حق میں تبادلہ کر دیا گیا۔ شری رام ولاس سروس لمیٹڈ، جو کمپنی کا ایک اور ماتحت ادارہ بھی ہے، نے دو ایکڑ 75 سینٹ زمین کی درخواست کی تھی۔ 10 مئی 1985 کو جی او ایم ایس نمبر 439 انڈسٹریز میں معاہدے کی شرائط کی بحالی کے بعد حکومت کی جانب سے اجارہ داری کی بنیاد پر یہ رقم تفویض کی گئی۔ جی او ایم ایس نمبر 546 انڈسٹریز میں 30 مارچ 1986 کو اس کی منظوری دی گئی۔ اس کے بعد درخواست گزاروں نے 17 اکتوبر 1962 کے اصل جی او ایم ایس نمبر 1392 انڈسٹریز کو چیلنج

کرتے ہوئے کہا کہ چونکہ اصل مقصد جس کے لئے زمین حاصل کی گئی تھی وہ کام کرنا بند ہوگیا ہے، لہٰذا اپیل گزار ان سے لئے گئے قبضے کی واپسی کے حقدار ہیں۔ فاضل واحد جج اور دونفری بیٹھک نے کہا ہے کہ درخواست گزاروں کے پیشرو کے ذریعہ معاوضہ ملنے کے بعد حاصل کی گئی اراضی پہلے ہی ریاست کو دے دی گئی ہے، انہیں نوٹیفکیشن کو چیلنج کرنے کا کوئی حق نہیں ہے۔ اس طرح عرضی درخواست اور عرضی اپیل خارج کر دی گئی۔

درخواست گزار کی طرف سے پیش ہوئے سینئر وکیل جناب جی راماسوامی نے دلیل دی کہ جب قانون کی دفعہ 44-بی اور دفعہ 40 کے نفاذ سے عوامی مقصد کا وجود ختم ہوگیا، تو حصول ضائع ہوگیا اور اس لیے جی او قانون کے لحاظ سے ضائع ہوگیا۔ ہمیں اس جھگڑے میں کوئی صداقت نظر نہیں آتی۔ یہ دیکھا گیا ہے کہ 17 اکتوبر، 1962 کو جی او آر 1392 میں نوٹیفکیشن شائع ہونے کے بعد، حصول کی کارروائی حتمی ہوگئی تھی، اپیل کنندہ کے والد کو معاوضہ ادا کیا گیا تھا اور اس کے بعد زمین ریاست کو سونپی گئی تھی۔ معاہدے کی شرائط کے مطابق جیسا کہ ایکٹ کے باب 7 میں غور کیا گیا ہے، کمپنی نے اس کے تحت شرائط وضوابط کے تحت قبضہ فراہم کیا تھا۔ یہ دیکھا گیا ہے کہ ان میں سے ایک شرط یہ تھی کہ عوامی مقصد کے ختم ہونے پر، حاصل کی گئی زمینوں کو حکومت کے حوالے کر دیا جائے گا۔ اس کو آگے بڑھانے کے لئے، زمینوں کو دوبارہ شروع کرنے کے لئے حکومت کے حوالے کر دیا گیا، اس کے بعد زمینیں ایس آر وی ایس لمیٹڈ کو الاٹ کی گئیں، جو پانچویں مدعا علیہ ہے جو اصل کمپنی کی ذیلی ضم شدہ کمپنی بھی ہے۔ لہٰذا، جس عوامی مقصد کے لئے حصول کیا گیا تھا اسے کسی اور عوامی مقصد کے لئے تبدیل کر دیا گیا تھا۔ مزید برآں، یہ سوال 32 سال پہلے ہی حل ہوگیا تھا اور اس لیے تین دہائیوں کے بعد اس عرضی درخواست پر اس بنیاد پر غور نہیں کیا جاسکتا کہ یا تو اصل مقصد عوامی مقصد نہیں تھا یا زمین کو کسی اور مقصد کے لیے استعمال نہیں کیا جاسکتا۔

ان حالات میں، ہم سمجھتے ہیں کہ عدالت عالیہ نے عرضی درخواست پر غور کرنے سے انکار کرنا صحیح تھا۔

اس کے مطابق اپیل نامنظور کر دی جاتی ہے، بنا لاگت کے۔

آر۔ پی

اپیل نامنظور کر دی گئی۔

Sheikh Javiad Alam
I am the author of this document

15.07.24